

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی خیبر پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 20 مئی 2016ء بمطابق

12 شعبان 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ قائم مقام سپیکر، مہرتاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

يَلْبَسُنِي إِتْسَاءً إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَنْعَةِ أَوْ فِي السَّمَلَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝ يَلْبَسُنِي أَقِيمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرْحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَأَقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَأَغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ۔

(ترجمہ): (لقمان نے یہ بھی کہا کہ) بیٹا اگر کوئی عمل (بالفرض) رائی کے دانے کے برابر بھی (چھوٹا) ہو اور ہو بھی کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں (مخفی ہو) یا زمین میں۔ خدا اُس کو قیامت کے دن لا موجود کرے گا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا باریک بین (اور) خبر دار ہے۔ بیٹا نماز کی پابندی رکھنا اور (لوگوں کو) اچھے کاموں کے کرنے کا امر اور بری باتوں سے منع کرتے رہنا اور جو مصیبت تجھ پر واقع ہو اس پر صبر کرنا۔ بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اور (ازراہ غور) لوگوں سے گال نہ پھلانا اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنا۔ کہ خدا کسی اترانے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا۔ اور اپنی چال میں اعتدال کئے رہنا اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ

(اُوچي آواز گدھوں کي ہے اور کچھ شڪ نهیں کہ) سب آوازوں سے بُري آواز گدھوں کي ہے۔ صَدَقَ اللهُ  
الْعَظِيمُ۔

## اراکین کی رخصت

محترمہ قائم مقام سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ اَشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ

لِسَانِي ۝ وَيَفْقَهُوا قَوْلِي۔ I know there are many call attentions and point of orders but I am going to take it after, I finish the business. First of all 'Leave Applications': Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, Sheeraz Khan, Sardar Farid Khan, Sardar Muhammad Idrees Khan, Syed Jafar Shah, Mehmood Jan Khan, Fedrek Azeem Ghouri, Anwar Hayat Khan, Fazal Hakeem Khan, Saleem Khan, Sardar Zahoor Ahmad, Saleh Muhammad Khan, do you agree, should we grant the leave?

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: Okay, thank you.

## توجہ دلاؤ نوٹس

Madam Acting Speaker: 'Call Attention Notices': Item No. 06-----  
(Interruption)

Madam Acting Speaker: Rules 52-A to 52-G are relevant, so Mr. Muhammad Ali Shah, MPA, to please move his call attention notice No. 838, in the House. Muhammad Ali Shah, yes, Muhammad Ali Shah Bacha.

سید محمد علی شاہ: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ محکمہ ایریگیشن ملاکنڈ میں کلاس فور کی 20 آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے۔ تمام بھرتیاں میرٹ سے ہٹ کر اور قواعد و ضوابط کو پس پشت ڈال کر اور من پسند افراد کو بھرتی کیا گیا ہے جس سے پورے ملاکنڈ کے عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔

میڈم سپیکر! یہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کبھی ز مونیہ ایکسیٹن ایریگیشن ملاکنڈ چھی کوم دے 20 کلاس فور بھرتیاں شوی دی جی او مونیہ خود دلتہ وایو چھی یرہ د انصاف حکومت دے ، ہر خہ بہ پہ میرٹ کیری ، تھیک دہ د کلاس فور داسی خہ ریگولر میرٹ نشتہ جی ، تاسو کہ د اپوائنٹمنٹ Date او کتو جی ، نہ ئے Criteria follow کیری دہ ، دیکبھی بہ کم از کم 25 پرسنت چھی کومہ کوتہ دہ ، ہغہ بہ د ایمپلائز سنز ، 25 پرسنت ہغھی کبھی بہ ایمپلائمنٹ کوی جی۔ 100

percent deceased quota ده جی، نه د ایم پی اے سره کنسلٹیشن شوے دے، Recommendation زه خكه نه یادوم چي بعضي دلته په دې هاؤس كښې وئيل چي يره د ایم پی ایز د Recommendation په تهر و مونږه د كلاس فور بهر تیاڼې نه كوؤ خو كم از كم كنسلٹیشن خود كلاس فور، د ایم پی ایز دا حق دے چي د ډيپارټمنټ هيد د ایم پی اے سره كنسلٹیشن او كړي۔ زمونږه د ايریگیشن ډيپارټمنټ ايكسیشن زمونږه ملا كند آفس چي كوم دے درې څلور ایم پی ایز یو مونږه، شكیل خان خون نه دے راغلي، شكیل خان دے، زه پخپله يم جی، یو د تحت بهائی جمشید خان دے، گوهر باچا دے جی، خالد خان سوری، خالد خان هم، مونږه پینځه ایم ایز یو كه ديكښې د چا په كنسلٹیشن سره دا شوی وی خو مونږه به وایو چي څه د فلانكي سره، نه ئے د چا سره كنسلٹیشن كړے دے جی او زه درته دا هم ان شاء الله تعالیٰ په كميټي كښي، زما دا ريكويست دے چي دا ريفر كړي ستينډنگ كميټي ته او په هغې كښي به ئے درته زه ثابتوم چي دا 80 پرسنټ په پيسو باندي شوی دی میډم سپيكر! 80 پرسنټ په پيسو باندي، زه به ئے ثابتوم ورته جی چي یو د ميرت خلاف ورزی شوې ده، 25 پرسنټ كوته پكښي نه ده استعمال شوې، 80 پرسنټ، ان شاء الله تعالیٰ دا به ورته، زه په دې فلور باندي دا Commitment كوم چي ثابتوم به چي دا په پيسو باندي شوی دی۔ نو زما دا ريكويست دے چي مونږه دا پینځه واړه ایم پی ایز دا ريكويست كوؤ چي دا ريفر كړي ستينډنگ كميټي ته۔ مهرباني۔

محترمه قائم مقام سپيكر: انيسه بي بي!

محترمه انيسه زيب طاهر خيلي (وزير معدياات): تخنيك يو، ميډم سپيكر۔ ميډم سپيكر! دو با تين هين، سب سے پہلے تو یہ کہ بہت ہی انتہائی معزز رکن ہین، بھائی ہین ہمارے، ایک تو آج یہ ایجنڈا میں نہیں تھا اور نہ ہی اس کیلئے ڈیپارٹمنٹ کو نوٹس ملا ہے۔ دوسرا 'کنسرنڈ'، منسٹر جو ہین، سینئر منسٹر، وہ آج نہیں ہین، میں نے آپ کو انفارم کیا تھا کہ وہ For other reasons نہیں ہین، ایک ان کا ایجنڈا آٹم ہے جو میں بعد میں ڈیل کر رہی ہوں۔ تو اس کی جو Merits اور Demerits ہین، یہ تو اپنی جگہ ہین، ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے کہ وہ یہ پوائنٹ آؤٹ کرتے ہین کہ انہوں نے خود بتا دیا کہ کوئی ایسا Criterial نہیں ہے کہ آپ اس کیلئے،

تو Basic requirements ہیں یا Prerequisites ہیں، وہ I am sure جب وہ کہہ رہے ہیں آن دی فلور آف دی ہاؤس تو ان کی ات میں ضرور ہو گا وزن، میرا یہ صرف پوائنٹ ہے کہ کال اٹینشن جو نوٹس ہے، اس میں Normally a point is raised and the concerned Minister answer to that، تو وہ آج اگر نہیں ہیں اور ہو سکتا ہے ان کے پاس زیادہ Solid answer ہے تو میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ اس کو آپ Monday تک لے جائیں، When the Minister, Senior Minister will be here اور یہ پوائنٹ وہ سامنے ایڈریس کریں گے اور اگر ضرورت پڑی تو اس کے بعد وہ کمیٹی تو ہے اور آپ کے اختیار میں ہے، آپ ضرور اس کو پھر ریفر کر دیں۔

محترمہ قائم مقام سپیکر: جی، مظفر شاہ صاحب۔

وزیر معدنیات: چونکہ خود منسٹر کو بھی اب یعنی 'کنسرنڈ' ایم پی اے کو بھی نہیں پتہ تھا کہ آج یہ نوٹس پر ہے۔

سید محمد علی شاہ: اس میں نہ میرا گناہ ہے، نہ کسی اور کا گناہ ہے، منسٹر صاحب نہیں ہیں تو اس میں ہماری غلطی نہیں ہے جی۔

وزیر معدنیات: نہیں، وہ ڈیپارٹمنٹ کو آج کا پتہ نہیں تھا، چونکہ آپ نے خود لکھا ہے، ایجنڈا بھی دیکھ لیں یہ بعد میں آیا ہے۔

سید محمد علی شاہ: میڈم! زما دا ریکویسٹ دے تاسو ئے کمیٹی تہ اولیری جی، زہ بہ ئے ثابتوم چہی دا غلط شوی دی۔ کہ ما ثابت نکرل جی نو بیبا چہی خہ دیو مجرم سزا وی، زہ ہغہی تہ تیار یم جی۔ نور پہ دہی ہاؤس کنبہی زہ خہ Commitment او کرم جی؟

محترمہ قائم مقام سپیکر: انیسہ بی بی!

وزیر معدنیات: میڈم! یہ اب بات وہی ہے کہ اگر آپ اس میں دیکھیں Basic جو اس کی بنیاد ہے، وہ یہ ہے کہ کال اٹینشن پر ممبر اگر کوئی پوائنٹ اٹھاتا بھی ہے تو اس کو اس پر مطمئن کرتا ہے، یہ رول ہے، اس کے بعد اگر اس کو کمیٹی میں اٹھانے یا نہ اٹھانے کی بات، اگر وہ مطمئن نہ ہو تو تب یہ بات اٹھائی جاسکتی ہے۔ Normally یہ پریکٹس ایسا نہیں ہے کہ وہ اٹھا کے، نہ وہ کونسلین ہے، میری ان سے ریکویسٹ ہے 'کنسرنڈ'

، ممبر سے کہ وہ اتنا کریں کہ Monday کو یہی چیز آپ دوبارہ Take up کر دیں، وہ منسٹر ہوں گے، وہ ان کو جواب دیں گے۔ آج رلیف کریں یا اگر اس دن رلیف، اطمینان نہ ہو تو وہ ایک آپشن تو آپ کے پاس ہے میڈم!

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر!

محترمہ قائم مقام سپیکر: جی۔

سید محمد علی شاہ: یہ خبر دہ جی چہ کمیٹی تہ ئے اولیڑی جی، منسٹر صاحب بہ ہم پہ کمیٹی کنبی راشی، ایکسین بہ ہم پہ کمیٹی کنبی راشی او مونبرہ دا خلور بینخہ ایم پی ایز بہ ہم راشو، ہلتہ بہ پرہ خبرہ کوؤ، ہلتہ بہ ئے بیا زہ ثابتوم چہ دا غلط شوی دی۔

محترمہ قائم مقام سپیکر: Anisa Bibi, she is not denying, انکار نہ کوی د دی نہ، What she saying چہ تھیک دہ ستاسو Fault نہ دے چہ منسٹر نشتہ I agree Answer with you 100 percent چہ ہغہ بہ درتہ What she is saying Certainly I will be there on Monday, Insha در کپی او دغہ وی نو بیا Allah and

سید محمد علی شاہ: پہ Monday باندی بیا زہ نہ یم جی، Monday باندی زہ نہ یم نو بیا بہ Delay شی جی۔

وزیر معدنیات: میڈم! میرا پوائنٹ ہے کہ۔۔۔۔۔

محترمہ قائم مقام سپیکر: انیسہ بی بی!

وزیر معدنیات: میڈم! اگر اس کا نوٹس باقاعدہ ہوتا آج تو I am sure جس طرح باقی ہیں، وہ مجھے ڈیپارٹمنٹ اس پر ضرور بریف کر دیتا اور May I would have been in a better position to answer that، اتنا مطلب ہے وہ نہیں، یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں ہے، ہمارے جو معزز رکن ہیں، بہت سینئر پارلیمنٹیرین ہیں، اگر ان کو اس بات سے ہوتا ہے، اتنی کوئی ایمر جنسی نہیں ہے، اگر یہ کیس Prove بھی ہو گا تو کمیٹی میں تو بعد میں بھی جاسکتا ہے، یہ ویسے Ethically بھی اگر وہ 'کنسنڈ' منسٹر نہیں ہیں تو ان کو اتنا تھوڑا وہ کرنا چاہیے، 'نیکسٹ' جس دن یہ دونوں ہوں، ویسے تو میں Monday

کو کہہ رہی ہوں لیکن اگر کسی وجہ سے وہ بھی نہیں ہیں تو Next sitting میں ہو جائے گا، لیکن ویسے آج وہ خود ابھی جب آئے ہیں تو He said کہ ان کو بھی یہ نوٹس نہیں پتہ تھا کہ کونسا Calling attention تھا Because he was not aware کہ یہ It is coming on the agenda تو That means اور ہمارے پاس بھی نہیں ہے، مجھے بھی آپ کے آفس میں آ کے آپ نے انفارم کیا تو Department had not briefed me on that اور منسٹر صاحب جو ہیں، سینئر منسٹر اگر آج یہاں ہوتے تو یہ کوئی اتنا ایٹو نہیں ہے، ضرور اس کو وہ دے دیں گے لیکن چونکہ I am not briefed on that تو میری یہی ریکویسٹ ہے کہ He should not insist on this point اور یہ اگلے، جب بھی وہ ہوں گے He will answer to that۔

جناب سردار حسین: میڈم سپیکر!

محترمہ قائم مقام سپیکر: لیس، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، میڈم سپیکر۔ زہ خوبہ انیسہ بی بی تہ ہم دا ریکویسٹ کومہ، زما دا خیال دے چہ باچا صاحب چہ دے دا ہیترک دے دلنہ او بیافلور آف دی ہاؤس باندہی ڈیرہ لویہ خبرہ کول چہ 80 پرسنت ایمپلائمنٹ پہ پیسو باندہی شوے دے، نو زما دا خیال دے چہ پہ دہی باندہی خو حکومت لہ نہ دی پکار چہ دومرہ Reluctant وی او بیاظاھرہ خبرہ ہسپہ ہم روایات دا دی چہ وزیران صاحبانو تہ بہ خپل Activities نے بھر ڈیر وی، اسمبلی تہ دومرہ راخی ہم نہ او ہسپہ ہم ستاسو د دہی موجودہ حکومت دا ہم یو کوشش دے چہ Whistleblower یو قانون راڈری نو زما دا خیال دے چہ دومرہ آنریبل ممبر صاحب چہ فلور آف دی ہاؤس باندہی دومرہ لویہ خبرہ کوی چہ 80 پرسنت ایمپلائمنٹ پہ پیسو شوے دے نو زما خو دا خیال دے چہ حکومت پہ نوٹس کبہی چہ دا خبرہ راغلہ، پہ فوری توگہ باندہی دا خبرہ کہ 'نیکسٹ' یا منسٹر صاحب راخی پہ ایجنڈا پرتہ وی، ہم کہ دا Probe کیبری پہ دغہ کمیٹی کبہی بہ کیبری، پہ دغہ ستینڈنگ کمیٹی کبہی بہ دا کیبری، لہذا زما انیسہ بی بی تہ دا ریکویسٹ دے چہ دا مہربانی اوکری، یو دومرہ لوئی خبر راغے، یو دومرہ لویہ خبرہ راغلہ چہ د کلاس فور نوکری چہ دی ہغہ پہ پیسو باندہی خرخیبری،

ممبر صاحب وائی چپی زہ نئے ثابتوم کمیٹی تہ، نوزما دا خیال دے چپی حکومت لہ پہ دپی باندپی دومرہ سختی نہ دہ پکار، چپی دا کمیٹی تہ لارشی نو دا بہ ڊیرہ زیاتہ بہترہ خبرہ وی۔

محترمہ قائم مقام سپیکر: انیسہ بی بی!

وزیر معدنیات: میم! بابک صاحب کی بات جو ہے، وہ بالکل میری سر آنکھوں پر، بنیادی طور پر پوائنٹ یہ نہیں ہے، میں نے کہا کہ میں اس کال اٹیشن کی Merits یا Demerits پر بات ہی نہیں کرتی، بنیادی جو نکتہ ہے، اب آپ اپنے سیکرٹریٹ سے پوچھ لیں، ڈیپارٹمنٹ کونوٹس نہیں ہے، Minister was not informed آپ کو میں نے آکے اطلاع دے دی، ان کا ایک اور جو آرڈیننس ہے، وہ میں نے Take up کرنا ہے، یہ تو ہمیشہ اس ہاؤس کی روایت ہے کہ اتنی انسان وہ جو ہے وہ Courtesy show کرتا ہے It's not something جس کی بنیاد پر اگر وہ کہتے ہیں کہ ہوئی ہیں تو میں ان کو Deny نہیں کرتی، ان کا یہ پوائنٹ ہے And he says on the floor of the House that he is going to prove it لیکن بنیادی بات یہ ہے Let the Minister concerned come اور وہ آکے اس کو ایڈریس کریں، اگر یہ نہ ہو تو ہاؤس کے پاس تو یہ آپشن ہے اور آپ اس پوزیشن میں ہیں، تو میں تو اپنے معزز رکن سے بھی اور بابک صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گی کہ اس میں کوئی اتنا It's not something that we should make it an issue اور یا اس کو ہم ایک دو دن انتظار کر لیں اور یہ چیز سامنے آ جائے گی۔

جناب جمشید خان: میڈم سپیکر!

محترمہ قائم مقام سپیکر: جمشید! لیں۔

جناب جمشید خان: ڊیرہ مہربانی جی۔ دے باچا صاحب چپی کومہ خبرہ اوکڑہ، دا خبرہ زما ہم دہ۔ ہم دغہ ایکسیشن زما پہ حلقہ کبھی ہم د کلاس فور نوکری خرچی کڑی دی، دغہ شان د خالد خان پہ دغہ کبھی نئے ہم خرچی کڑی دی، د PK-99 کوم شکیل خان دے، د هغوی نہ تپوس اوکڑی، دہ دا کار کڑے دے، دا د بالکل سٹینڈنگ کمیٹی تہ لارشی دا کال اٹنشن چپی هلتنہ پورہ ڊسکس شی او پورہ د دپی تحقیقات اوشی۔



محترمہ قائم مقام سپیکر: گورہ انیسہ بی بی د دی نہ انکار نہ کوی She is not denying چہ نہ دخی، What she is saying چہ 'کنسرند' منسٹر نشته، تھیک دہ پہ Monday نہ پہ Tuesday خو When the Minister، د هغی ریکویسٹ صرف دغه دے۔

سید محمد علی شاہ: میڈام سپیکر! دا مسئلہ مونبرہ د انا مسئلہ نہ دہ جوہ کپری جی، دا آرڈرز جی ما سرہ دا دی، 20 آرڈرز دا ما راوری دی جی۔ د دی صرف اپوائنٹمنٹ لیٹرز تاسو اوگوری، د دی Dates تاسو چیک کپری جی، نو کہ تاسو تہ دا ما اوس مخامخ کیبنود نو تاسو بہ Automatically وائی چہ دا کمیٹی تہ اولیبری جی، نو زمونبرہ د انا خہ مسئلہ نہ دہ جی او نہ داسی دغه کوؤ چہ یرہ، مونبرہ ہم ورتہ ریکویسٹ کوؤ چہ کہ منسٹر صاحب دلته ناست ہم وی نو هغه بہ ہم، زما دا پورہ پورہ یقین دے چہ کوم الزام ما پہ دہ فلور بانڈی اولگولو نو هغه بہ Automatically وائی چہ دا کمیٹی تہ اولیبری جی، نو چہ بلہ ورخ خی نو نن د لار شی، کمیٹی کبہی بہ Thrash out شی، کہ زہ پہ غلطہ یم، زہ کھلاؤ پہ دہ فلور بانڈی دا وایم، کہ مونبرہ دا غلط ثابت نکړل، زہ بہ پہ دہ فلور بانڈی د ایکسیشن نہ معافی او غوارم جی، نور خہ Commitment ورسره مونبرہ او کپرو؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم!

محترمہ قائم مقام سپیکر: منور صاحب! منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، میڈم۔ میڈم! میرے خیال میں آج ہمارے کمپیوٹر پر بھی یہ کال اٹینشن، ایجنڈے پہ وہ نہیں ہے، پتہ نہیں کیا وجہ ہے لیکن میڈم! یہ جو محمد علی شاہ باچا ایم پی اے ہے، پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر بھی ہیں اور یہ برسرعام آپ کو بھی کہتے ہیں کہ اگر میں نے غلط بیان کیا اور اسمبلی کے فلور پر میں اپنے لئے سزا کیلئے بھی تیار ہوں تو میڈم! اگر ہم ایک چیز اسمبلی کے فلور پر ایک ایم پی اے پوائنٹ آؤٹ کرتا ہے اور اس کے باوجود بھی آپ قانونی یہ پیچیدگیاں کہ کال اٹینشن کا وہ نوٹس ان کو نہیں ملا ہے، کال اٹینشن کا جو پروسیجر ہے، وہ پروسیجر تو میڈم! بالکل کلیئر ہے کہ Within three days, within three hours آپ اپنے کال اٹینشن میں، آپ کے نوٹس کا جواب دیں گے تو میرے خیال میں کال اٹینشن باچانے کب جمع کیا ہے، یہ تو ان کو پتہ ہو گا لیکن اگر میڈم! یہ چیز ایک ایسی چیز ہے جس میں گورنمنٹ کیلئے

تو کوئی ایسی وہ نہیں ہے کہ ہم سٹیٹنگ کمیٹی کے پاس اس کو لے جائیں بلکہ صرف میڈم! یہ نہیں ہے، میں تو یہاں پہ کہہ رہا ہوں کہ یہ جو کلاس فور کا مسئلہ ہے میڈم! یہ میرے خیال میں ہر وقت اسی فلور پر اٹھاتے ہیں ہم برسر عام، چیف منسٹر بھی اور دوسرے منسٹرز بھی، سب یہی کہتے ہیں کہ کلاس فور، جس حلقے میں کلاس فور ہوگا، وہی ایم پی اے اسی حلقے کا، وہ ہی اس کی اپوائنٹمنٹ کرے گا، Consider کرے گا۔۔۔۔۔

Madam Acting Speaker: I got your message.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں میڈم! اس کے باوجود بھی آپ کی اور ہماری باتوں کو نہیں مانا جاتا ہے تو میرے خیال میں اگر آپ کی کوئی قدر نہیں ہے یا منسٹر کی کوئی بات نہیں مانتا تو پھر ہم اسمبلی میں کیوں بیٹھے ہیں؟

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): میڈم سپیکر!

محترمہ قائم مقام سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔

وزیر خوراک: شکریہ میڈم۔ میڈم سپیکر! میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ اس میں بالکل کوئی دورائے نہیں ہیں کہ Sitting MPA جو ہوتا ہے، کلاس فورز اس کی Consent سے ہوتے ہیں۔ ابھی جب باچانے جو یہاں بات کی ہے 80 پرسنٹ کہ 80 پرسنٹ جو ہیں، یہ لوگ پیسوں پر آئے ہیں، میری ریکویسٹ ان سے ہوگی کہ ہم، ہاؤس سننا چاہتا ہے، منسٹر آئے، منسٹر سے Clarify کریں کہ کیسے ایک محکمہ ہے، ہماری گورنمنٹ میں ایسا کام ہے کہ 80 پرسنٹ پیسے دے کر بھرتی ہوئے ہیں؟ تو سر! پورے ہاؤس کو پتہ چل جائے گا کہ Fact کیا ہے؟ یہ جھوٹ نہیں کہتے ہیں، ٹھیک کہتے ہیں لیکن جب چیز کمیٹی میں چلی جائے گی تو کمیٹی والے دو چار دوست سنیں گے، وہاں فیصلہ ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہاؤس میں اس کو Thrash out کیا جائے کہ اتنے بڑے گھپلے کدھر ہو رہے ہیں، کیسے ہو رہے ہیں اور میں یہ چاہوں گا کہ اس کو دو تین دن کیلئے ڈیفر کر دیں۔

سید محمد علی شاہ: میڈم!

محترمہ قائم مقام سپیکر: باچا صاحب!

سید محمد علی شاہ: میں نے منسٹر صاحب کا نام نہیں لیا، میں Blame منسٹر صاحب پر تو نہیں لگا رہا، میں تو ایکسیس، تو میں نے ایکسیس کا نام لیا ہے، میں نے منسٹر صاحب کا نام نہیں لیا ہے۔

Madam Acting Speaker: Through the Chair, please.

سید محمد علی شاہ: میں نے ایکسپین کا نام لیا ہے جی، ٹھیک ہے ڈیپارٹمنٹ کا وہ ایک حصہ ہے مگر منسٹر کا میں نے نہیں کہا کہ منسٹر صاحب نے پیسے لیے ہیں۔ اگر ہم پانچوں نے یہ ثابت نہ کیا کہ یہ آرڈرز غلط ہوئے ہیں، میں تو صاف کہہ رہا ہوں کہ اس ہاؤس میں، اس august House میں میں کھلے عام ایکسپین سے معافی مانگوں گا، اس سے اور بڑی بات اور کیا ہو سکتی ہے جی؟

محترمہ قائم مقام سپیکر: انیسہ بی بی! انیسہ بی بی۔

وزیر معدنیات: میڈم! میں آپ کو Simple سی بات ہے، مجھے نہیں پتہ کہ اتنے ہمارے سینئر ممبر ہیں، بھائی ہیں ہمارے، وہ اتنے Agitated کیوں ہیں اس مسئلے پہ؟ کہ انہوں نے خود ابھی کہا کہ میں نے کل جمع کرایا ہے کال اٹینشن اور ڈیپارٹمنٹ کو اطلاع نہیں ہے، میرا صرف مقصد ہے، میں تو بالکل یہ نہیں کہہ رہی کہ نہ ہو۔ اگر آپ مجھ سے پوچھیں ذاتی طور پر تو میں کہوں گی کہ آسان حل ہے کہ کمیٹی کو ریفر کر دو، آسان حل ہے لیکن میں ان سے کہہ رہی ہوں کہ میرے پاس اس کے متعلق بریف نہیں ہے اور اگر یہ اطلاع ملتی ڈیپارٹمنٹ کو بروقت سیکرٹریٹ کی طرف سے کہ آج یہ کال اٹینشن آرہا ہے، اس کا جواب لیں تو ضرور وہ مجھے اس پر بریف کرتے لیکن میں یہ سمجھتی ہوں اگر ایک دن یعنی جو Monday کو میں ان کو کہہ رہی ہوں تو اگر کسی وجہ سے وہ نہیں ہے تو اس سے اگلی Sitting میں جب منسٹر صاحب آجائیں گے، ان کی مکمل تسلی کریں گے اور جس طرح لودھی صاحب نے کہا کہ پورے ہاؤس کے سامنے آجائے گی۔ میڈم! میں یہ نہیں کہہ رہی کہ وہ کوئی منسٹر پر الزام کر رہے ہیں، I know he is talking about the irrigation، department and جو وہاں پر آفیسر ہے، اس کے حوالے سے، اور یہ کوئی ضروری نہیں ہے، مجھے تو یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ قواعد و ضوابط Actually یا جو میرٹ ہے، وہ کلاس فور کی کیا ہے اور کیا آیا This is the only department or office جہاں پہ یہ چیز ہو رہی ہے یا یہ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے، ماضی میں کبھی ایسا نہیں ہوا؟ تو These things have to be dig out لیکن مقصد یہ ہے، میں یہ کہتی ہوں صرف اتنا کہ یہ ہاؤس ہے، اس میں رولز کے مطابق چلے گا اور کال اٹینشن کا طریقہ کار، آپ کے سامنے ہماری اسمبلی کا جو ضابطہ ہے، اس ضوابط میں لکھا ہوا ہے، آپ اس میں دیکھیں کہ نوٹس دیں گے اور پھر اس نوٹس کے مطابق 'کنسرنڈ' ڈیپارٹمنٹ، ممبر وہ Raise کرے گا، 'کنسرنڈ' منسٹر جواب دے گا اور اس

کے بعد اس پہ بحث بھی نہیں ہو سکتی لیکن یہ تو چلو ہم کہتے ہیں ایک اختیار تو اس ہاؤس کے پاس ہے کہ  
 انہوں نے پیش نہیں کی، ہمیں تو وہ لسٹ بھی نہیں دی جو وہ کہتے ہیں کہ 20 بندے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کے  
 پاس وہ لسٹ آجائے، وہ شیئر کر لیں تاکہ اس کے متعلق تو اگر یہ لسٹ دیتے ہیں اور میں ڈیپارٹمنٹ کو یہ پہنچا  
 دوں گی In the meanwhile so we will come prepared and he will be given the right answer اور ہم اس ہاؤس کو، آپ کو Assist کریں گے کہ اس چیز کیلئے قرار واقعی  
 فیصلہ ہو اور اس کے مطابق حل ہو۔ ہم تو کہتے ہیں ایشو کو ایڈریس کرنا چاہیے اور میں اس پوائنٹ سے یہ ایک  
 دفعہ پھر ریکویسٹ کروں گی، ایک دفعہ پھر ریکویسٹ کروں گی شاہ صاحب سے کہ وہ اس پہ ذرا وہ کریں۔

سید محمد علی شاہ: میڈم سپیکر!

محترمہ قائم مقام سپیکر: باچا صاحب۔

سید محمد علی شاہ: میڈم! مونبرہ ریکویسٹ کوؤ انیسہ بی بی تہ چہ پہ دہ دو مرہ دغہ  
 مہ کوئی جی، منسٹر صاحب چہ راشی چہ اشہ انیسہ بی بی خبرہ کوی، ہغہ بہ  
 منسٹر صاحب ہم خبرہ کوی چہ دا د میرٹ خلاف ورزی نہ دہ شوہی، د میرٹ  
 مطابق شوی دی، زہ بہ وایم چہ نہ دا د میرٹ خلاف شوی دی بیا بہ پکبئی یو  
 ایشو جو پیری، بیا بہ پکبئی نور داسی یو مسئلہ راپیدا شی، کیدے شی چہ  
 کمیٹی تہ ہم لار شی خو نوہی اشہ خبرہ خو بہ دلته پہ ہاؤس کبئی نہ کیری چہ  
 منسٹر صاحب راشی جی، کہ نہ اشہ خبرہ بہ پکبئی راشی چہ منسٹر صاحب،  
 منسٹر صاحب خو بہ ہم دا خبرہ کوی چہ یرہ د میرٹ او د دغہ خلاف ورزی نہ دہ  
 شوہی جی، نو زما دا ریکویسٹ دے انیسہ بی بی تہ چہ مہربانی او کرائی دا دغہ  
 کوئی مہ، زمونبرہ پینخہ حلقی دی، پینخہ ایم پی ایز یو او ان شاء اللہ دا بہ ورتہ  
 ثابتوؤ چہ دا غلط شوی دی جی۔

محترمہ قائم مقام سپیکر: باچا صاحب! زہ بیا دغہ وایم چہ انیسہ بی بی دانہ وائی چہ تہ

غلط وائی، ہغہ وائی چہ منسٹر نشتہ دے، دغہ وائی ہغہ انیسہ بی بی۔

سید محمد علی شاہ: ہغہ اشہ خبرہ خو بہ نہ کوی جی۔

Minister for Mineral Development: Madam! Although, although the rules have not been really properly acted upon، شارٹ نوٹس ہے، Department was not informed in time, the Minister concerned is not here and I have several time repeated the request لیکن اس کے باوجود بھی اگر میرے بھائی اور ہمارے معزز اراکین کو تسلی ہے تو Let the matter be referred to the Standing Committee.

(Applause)

Madam Acting Speaker: Is it the desire of the House that the call attention No. 838, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Call Attention is referred to the Committee concerned.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(خیبر پختونخوا چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر مجریہ 2016)

Madam Acting Speaker: Item No. 07, honourable Senior Minister for Social Welfare, to please lay on the table of the House the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2016. Honourable Minister, Anisa Bibi!

Minister for Mineral Development: Madam, I beg to lay the Khyber Pakhtunkhwa, Child protection and Welfare (Amendment) Ordinance, 2016, in the House.

Madam Acting Speaker: It stands laid.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

(خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2016)

Madam Acting Speaker: Item No. 08. Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Amendment) Bill, 2016. Law Minister! Please.

Minister for Law: Madam Speaker, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab

Commission (Amendment) Bill, 2016 may be taken into consideration at once.

میڈم سپیکر! چونکہ احتساب کمیشن میں مجوزہ ترامیم کی نسبت خاصکر ہمارے اپوزیشن کے بھائیوں کے اکثریتی ممبران کے کچھ تحفظات ہیں اور اکثر ممبران صاحبان کا یہ شکوہ ہے کہ جلد بازی میں قانون سازی ہو جاتی ہے، پھر بعد میں اس میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں، میڈم سپیکر! قوانین میں بہتری لانے کیلئے Time to time گورنمنٹ امینڈمنٹس لاتی ہے اور اس سے قوانین میں بہتری بھی آتی ہے تاہم بہتر قانون سازی کیلئے میری ریکویسٹ ہے کہ ایک سلیکٹ کمیٹی کے پاس یہ امینڈمنٹس بھیجی جائیں جس میں ہمارے پارلیمانی جتنے بھی لیڈرز ہیں، ان کو بھی شامل کیا جائے تاکہ مل بیٹھ کے اس پر بات ہو سکے اور اچھے اور بہتر قوانین اور امینڈمنٹس ہم لے کر آئیں۔ شکر یہ۔

Madam Acting Speaker: Is it the desire of the House that the Bill be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: The 'Ayes' have it. It is referred to the Select Committee.

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 2011-12 کی مدت میں توسیع

Madam Acting Speaker: Item No. 10, Mr. Muhammad Idrees Khan, MPA, member of the Public Accounts Committee, to please move for leave of the House to grant extension in period for presentation of report of the Public Accounts Committee for the year 2011-12. Mr. Idrees, please.

جناب محمد ادریس: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

Thank you, Madam. I, on behalf of the Chairman, Public Accounts Committee, intend to move under rule 161 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time of presentation for the report of PAC may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House. Thank you.

Madam Acting Speaker: The motion before the House is that leave for extension in period to present report of the Committee may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 2011-12 کا پیش کیا جانا

Madam Acting Speaker: Item No. 11: Mr. Muhammad Idrees Khan, MPA, member Public Accounts Committee, to please present the report of the Committee in the House. Idrees Khan.

Sardar Muhammad Idrees: Thank you, Madam. I, on behalf of the Chairman, Public Accounts Committee, intend to present the report of Public Accounts Committee for the Audit year 2011-12, in the House. Thank you.

Madam Acting Speaker: The report is presented.

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 2011-12 کا منظور کیا جانا

Madam Acting Speaker: Item No. 12: Mr. Muhammad Idrees Khan, MPA, member of the Public Accounts Committee, to please move for adoption of the report of Public Account Committee for the year 2011-12, in the House. Idrees Khan, please.

Sardar Muhammad Idrees: Thank you, Madam. I, on behalf of the Chairman, Public Accounts Committee, intend to move that the report of the Public Accounts Committee for the Audit year 2011-12 may be adopted.

Madam Acting Speaker: The motion before the House is that the report of Public Accounts Committee for the year 2011- 12 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Ms: Nighat Orakzai: Madam Speaker! Point of order.

Madam Acting Speaker: Point of order, I will take later on, please. The 'Ayes' have it. The report is adopted.

Mr. Sardar Hussain: Madam Speaker! Point of order.

Madam Acting Speaker: I am coming; I am going to take-----

Mr. Sardar Hussain: Thank you, Madam Speaker!

Madam Acting Speaker: Point of order, if I taking, then Nighat Orakzai was before you, please she came to the, Nighat Orakzai!

محترمہ نگہت اورکزئی: چلیں، میں اپنا پوائنٹ آف آرڈر اس کو-----

Madam Acting Speaker: Okay, okay through the, okay, Babak Sahib! Carry on.

محترمہ نگہت اور کزئی: اس کے بعد میں بات کر لوں گی جی۔

جناب سردار حسین: مہربانی، مہربانی۔

محترمہ قائم مقام سپیکر: اوکے۔

### رسمی کارروائی

جناب سردار حسین: ستاسو ڊيره زياته شكرية او هم دغه توقع كيدے شی، بهرحال ميديم سپيكر! تيره ورخ هم زما يقين دا دے چي د اپوزيشن ممبرانو تلخي په دې خبره باندي راغله او مونږ خپل Concern چي دے، هغه Being a custodian of the House تاسو گنډو او بيا مونږ وړاندي كړل چي كله د هغه طرف نه خبره كيږي، مائيك 'آن' وي چي كله دلته د اپوزيشن يو ممبر پاڅي، بيا مائيك 'آف' وي۔ بيا مونږ مناسب دا او گنډله چي د ميډيا ملگرو ته مونږه ريكويست او كړو چي مونږ به دلته ځان له اسمبلي لگوؤ، زمونږ به دا طمع وي چي دا ماحول چي دے، دا كوم ماحول چي وي، زما دا خيال دے چي دا د صوبې د دې اسمبلي د رواياتو په ضد دے، دا د هغې په خلاف دے، مونږه دا طمع كوؤ ستاسو نه چي تاسو كستوډين آف دي هاؤس يئ، دلته مونږ څه وئيل غواړو، دا زمونږه اختيار دے، دلته د اسمبلي رولز موجود دي، هغه الفاظ يا هغه څيزونه چي هغه د اسمبلي د ضابطې خلاف وي، د اسمبلي په رولز كښې موجود دي چي هغه به Expunge كيږي۔ زه نن دا وئيل غواړمه چي په دې هاؤس كښې د دې هاؤس يو منستير، يو آئربيل ممبر هغه Arrest دے، هغه گرفتار دے، د اسمبلي رولز او د دې اسمبلي ضابطه دا وائي چي آيا د هغه پارټي پارليماني ليډر چي دے، پكار هغه له ده چي هغه ممبر دلته راوړي، كه هغه ممبر پخپله درخواست وركوي، هغه ضياء الله آفريده صاحب دے، هغه درخواست وركړه دے، نن د دې اسمبلي نه بهر خلق په احتجاج دے، د اسمبلي د يو Colleague په حيث باندي هم زمونږ دا ستاسو نه مطالبه ده چي دا حكومت پخپله د دې خبرې كريدت اخلي او په ټول پاکستان كښې دا دعوي كوي چي د كريشن د پاره مونږ سره Zero tolerance



دے، مونبر خپل وزیر نیسلے دے، مونبر غوارو دا چي دا حکومت هغه خپل وزير دلته راولی او دا قوم ئے واؤری، هغه له موقع ورکری، دا اسمبلی ورله موقع ورکری چي هغه د خپلو خیالاتو اظهار او کړی چي دا د کوم Arrested Minister کړیدت دا حکومت اخلی چي دې قوم ته هم دا پته اولگی او پاکستان ته هم دا پته اولگی۔ میڈم سپیکر! دا د هغه رائت دے، زه به د خپل حکومت ذکر او کړمه چي مونبر سره داسې ایم پی اے وو چي په هغه باندې 302 وه، هغه به د هاؤس اجلاس ته راتلو، اسمبلی هغه له دا موقع ورکوله، هغه به د خپلو خیالاتو اظهار کولو، هغه به د خپلې حلقې د خلقو نمائندگی کوله، هغه به د خپلو خلقو د مشکلاتو او د مسئلو نه هغه خلق خبرولو چي د کومې ذمه داری د پاره دې اسمبلی ته خلقو رالیرلے وو۔ نن حال دا دے، حال دا دے چي اووه سوه افسران چي دی، هغه په سترائیک باندې دی او د هغوی یو مطالبه ده چي چیف سیکرتری د نه وی د سیکرتریت په مرکز کبني، په Hub کبني، په دماغو کبني، د شو ورخونه هغوی تورې پتی لگولې دی او د ټولې صوبې حکومتی امور په تپه ولاړ دی۔ د دې صوبې استاذان په احتجاج دی، د دې صوبې ډاکتران په احتجاج دی، د دې صوبې بلدیاتی نمائندگان په احتجاج دی، وزیران صاحبان پاخی مونبر له مثالونه ورکوی، خلق وائی مونبره مثالی بلدیاتی نظام جوړ کړے دے، مونبر لاندې سطحې ته اختیارات ورکړی دی، مونبر ورته فنډ ورکړے دے او دا ئے لا میڈم سپیکر! شه کوئ چي دا ویلج کونسلې او دا نائبرهوډ کونسلې چي تاسو دا دې حکومت پخپله Introduce کړې چي هغوی له ئے فنډ ورکړو، زه دې ته د افسوس خبره نه، زه دې ته د شرم خبره وایم چي د هغه ویلج کونسلو چیئرمینانو او نائبرهوډ کونسل چیئرمینانو نه ئے 75 پرسنت فنډ چي دے، هغه ئے ترینه واپس واخستو، دا ډیره زیاته د افسوس خبره ده۔ میڈم سپیکر! درې کاله اوشو، مونبر دا کنړو چي دا موجوده حکومت د دې صوبې په سیاسی حکومتی تاریخ کبني د بدترین مالی بدانتظامی بنکار دے، د خزانی وزیر پخپله وائی چي دا کال چي دے دا 73 ارب روپی بجهت خساره ده، دلته خو چي د بجهت اجلاس وو، خلقو ډسکونه ډبول چي مونبره تاریخی بجهت سیوا کړو، ریونیو کبني مونبره دومره Increase او کړو، مونبر به نعرې اوړیدې، مونبر به جلسو کبني دا

دعوې اؤریدې او دا وعدې به مونږه اؤریدې چې زمونږه حکومت راشی، د سرمایه کارو یو لین به لگیدلے وی، یو لین به لگیدلے وی، یو نه ختمیدونکی سرمایه به راروانه وی، هغه چې عمل له خبره راغله، درې کاله اوشو درې کاله صوبائی حکومت سره د تنخواگانو پیسې نشته، اوس وائی چې نه مونږه به په سرکاری زمکو باندې پلازې جوړوؤ، پلازې او د هغې نه به انکم راخی نو په هغې باندې به حکوت چلوؤ، میڈم سپیکر! دا مذاق دے، دا د خلقو سره مذاق دے، دا چې دومره لوئې لوئې وعدې شوې وې، دا دومره لوئې لوئې دعوې شوې وې، دا دومره لوئې لوئې نعري لگی، په عمل کبني هغه دا خیزونه وو؟ میڈم سپیکر! دا ډیره زیاته واضحه ده، اوس مونږ درې کاله دا حکومت برداشت کړو، دا چې هر څنگه وو، زه په هیچا تنقید کول نه غواړم، درې کاله چې دا حکومت چې نه ئې پولیس پرینودل، تذلیل آمیز رویه، پتواری غل دے د دوی په نظر کبني، بیورو کریسی غله ده، د دوی سیاسی مخالفین غله دی، دا ټوله دنیا غله ده او دا فریبنتی دی، نن دوی دې قوم ته جوابده دی، دا د عوامو د میندیت د ټولو نه لوئې توهین دے، لوئې توهین دے چې دلته یو آنریبل ممبر پاخی Categorically هغه دا خبره کوی چې دا زه Probe کوم، دا زه ثابتوم چې دا 80 پرسنټ نوکری په پیسو شوې دی۔ آیا څه شوه هغه دعویٰ چې خلق دا خبره کوی چې Zero tolerance دے، ته ما له Whistleblower راوړې، ته په احتساب کمیشن کبني امنډمنټ راؤړې، ولې زه پرې نه پوهیږم؟ ته نن هغه احتسابی ادارې، تا ورله لاس اونیسل چې په Ongoing schemes کبني به ته لاس نه وهې، نوزه جی نن پوهیږم چې دا کوم بلین 'تېری' سونامی پراجیکټ دے، د کومې لاس چې نن د دې صوبې لوئې لوئې خلقو ته رسیدلے دے، لوئې لوئې خلقو ته، دا خو هغه هاؤس دے چې مونږ به دلائل ورکول چې د چا جامو ته شوکې مه کوئ، د چا په عزت لاس مه اچوئ، مونږ ته به د هغه ځانې نه جواب راتلو چې دوی ځکه چغې وهی چې دوی غلا کړې ده، زه وایم میڈم سپیکر! زه ډیر په کهلاؤ توگه وایم چې لاس ئے آزاد توره ئې تیره خو چې دا کوم انتی کرپشن وکالت ئې کولو، دا د کوم احتساب کمیشن وکالت ئې کولو، نن د د هغوی نه وزرې نه پرې کوی، نن د د هغوی نه وزرې نه پرې کوی، نن د ورته ټینگ شی۔

ميڊم سڀيڪر! دا خبري اوس پتي نه دي، دا كهلاؤ خبري دي، نن انتي ڪرپشن  
 ڊائريڪٽر كهلاؤ تله دے عدالت ته، جنرل حامد صاحب كهلاو تله دے، مونڙ  
 ورته وايو چي مولانا صاحب نه بخبني، نواز شريف صاحب نه بخبني، بل مشر نه  
 بخبني، د هغوي ڪورناستي نه بخبني، نوراشه ضياء اللہ آفريدي صاحب دلته  
 الزامونه لگولي دي، جنرل حامد صاحب الزامونه لگولي دي، ظاهر شاه صاحب  
 الزامونه لگولي دي، اخبارونو ڪبني لوئي قصي راخي، مونڙ درنه نن دا  
 تپوس ڪوؤ چي هغه تحقيقات به ڏوڪ ڪوي؟ دلته خو ضياء اللہ صاحب پخپله خله  
 ويلي دي چي د چا د نيسلو ڪريديت د هغوي ليڊر اخلي، هغه 97 ايف آئي آرڙ چي  
 په نوبنار ڪبني شوي دي، دا چا رڪاوڙ ڪري دي، دا غير قانوني او د غلاد اڳاڻ  
 ڪني ڏوڪ ڪوي؟ دا د ڏلوڀبنتو لکھو ونو چيتونه، دا د پينڊوڀشت لکھو ونو  
 چيتونه، دا ڏوڪ ورڪوي، دا چا له ورڪوي؟ دا خبره چي نن هغه اداري  
 (مداخلت) اودريزه، اوبله ميڊم سڀيڪر! دوي وائي چي تاسو مونڙ ته حال وائي  
 چي ڏوڪ ڪرپشن ڪوي، حڪومت به پڪبني ورله 30 پرسنٽ ورڪوي، د خير بينڪ  
 پينڊو افسرانو يو ڏير لوئي جرم او ڪرو چي حڪومت ته ئي فائل ورڪرو چي دا د  
 خير بينڪ دا مشر چي راغله دے، دے ڏنگه راغله دے او اللہ د د حڪومت  
 سره بنه او ڪري چي هغه ڪرپشن والا فائل ورله ئي ورڪرو هغه پينڊو واره  
 ملازمين ئي فارغ ڪرل او بله Interesting خبره Interesting، په اولني ڄل چي  
 احتساب ڪميشن د هغه افسر خلاف انڪوائري شروع ڪره، د صوبي د خزاني نه د  
 پينڊوڀشت لکھو روپو وڪيل چي دے د هغه فرد واحد د پاره نيسله شي، آيا دا  
 ڪرپشن نه دے، دا ڪرپشن نه دے؟ دا خو ڏيره اسانه خبره ده چي هغه ميڊم  
 سڀيڪر! نور عوام چي دے دا به تاسو اووڀني ان شاء اللہ كه خير وي، د خير  
 بينڪ رپورٽ وزير اعليٰ صاحب چيف ايگزيڪٽيو مونڙ سره وعده او ڪره چي دا  
 رپورٽ به دي اسمبلي ڪبني پيش ڪوم، ته په اسلام آباد ڪبني خو چي د ڪميشن  
 مطالبه ڪوي، د چيف جسٽس نه بنڪته مطالبه نه ڪوي او دلته د وزير خلاف خبره  
 ڪيري، دلته د اداري خلاف خبره ڪيري، ته انڪوائري په وزير ڪوي او بيا ئي  
 پتوي، زه د جماعت اسلامي مشرانو ملگرو ته هم دا خبره ڪومه چي ستاسو ڪومه  
 مجبوري ده، مونڙ خو په دي پوهه يو چي خير بينڪ دوي خرڇوي او په چا ئي

خرخوی؟ په کراچی والائے خرخوی، دا چې لوئی لوئی جهازونه، دا لوئی لوئی جلسې، دا لوئی لوئی سټیجونه او دا لوئی لوئی ډمامې چې غږیږی، دا (تالیاں) فنډونه د کوم ځانې نه راځی؟ دا څیزونه به میډم سپیکر! دا به رابرسیره کیږی ان شاء الله که خیر وی۔ زه به د جماعت اسلامی د ملگرو نه، د مشرانو نه دا خواست کوم چې دا صوبه زمونږ د ټولو په جمع صوبه ده، خیبر بینک د دې صوبې نیشنل بینک دے، نیشنل بینک، دا لویه اثاثه ده، په دې سازش کښې باید چې د جماعت اسلامی خاموشی دومره لوئی جرم دے، څومره لوئی جرم دے چې د دې بینک د خرڅولو یا دا نجکاری طرف ته روان دے۔ میډم سپیکر! مونږ د دې حکومت نه هم دا غوښتنه کوؤ، د حکومت نه به دا مونږ غوښتنه کوؤ چې دا نن ټوله صوبه په هرتال ده په هرتال، افسران نن کار نه کوی، فائل له څوک گوتې نه وروړی، وجه څه ده؟ وجه دا ده چې اول ئے په انټی کرپشن باندې د خلقونه Illegal recoveries او کړل، سرکاری بهته خوری اوشوه، د ټولې صوبې تهیکیدرانو ته وائی پینځویشټ لکھے واپس جمع کړه، دیرش لکھے واپس جمع کړه، څلویښت لکھے واپس جمع کړه، اول ئے پرې سرکاری بهته خوری او کړه او اوس ئې ورته په ټوله صوبه کښې خلق تیار کړے دے، وائی په ظاهر شاه باندې ایف آئی آر وائی او کړئ۔ میډم سپیکر! دا یو څو خبرې ضرور مونږه ستاسو په نوټس کښې راوستل غواړو او ستاسو نه غوښتل غواړو به هم دا چې حکومت په دې باندې سنجیده قدم پورته کړی او دا صوبه نوره نه، نن Throw-forward ته اوگوره د صوبې راروان، خو چې کوم هم حکومت راځی، الله د ورته خیر کړی، دلته افسران ناست دی، دا د دې صوبې Throw-forward زما دا خیال دے چې په 2019 کښې به د دې صوبې د Ongoing سکیمونو Throw-forward چې دے، دا به ساړهې سات سوارب روپئ، ساړهې سات سوارب روپئ، د دې سره به خلق څه کوی؟ درې نیم سوه ډیمونه وائی مونږ جوړوؤ، بجلی به ترینه څومره پیدا کیږی؟ اووه نیم میگاواټه، ډیره د افسوس خبره ده، ډیر مذاق دې خلقو سره اوشو، ډیرې مسخرې د صوبې دې خلقو پورې اوشوې، د دې صوبې دا ټول خلق د دې خبرې اجازت نه ورکوی چې په لاهور د قبضې، په اسلام آباد د قبضې د

پارہ بہ د دې صوبې وسائل چپې دی او د دې صوبې وسائل چپې دی، دا بہ  
استعمالیبری، د دې اجازت مونبرہ نہ ورکوؤ۔

Madam Acting Speaker: Anisa Bibi! You have to answer the  
Khyber Bank, one and Inayat! after that you have to answer and  
then Atif!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم سپیکر! ایک منٹ۔۔۔۔۔

Madam Acting Speaker: No, no; let them answer, please

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): Madam! This was a point of order?

بابک صاحب نے تو اس میں بہت سی باتیں کی ہیں لیکن جہاں تک خیبر بینک کے حوالے سے بات کی ہے تو وہ  
تو ایک کمیٹی نے اس پہ وہ کیا ہے اور آپ سمجھتی ہیں کہ جب وہ کمیٹی اس کیلئے گورنمنٹ نے تشکیل کی تھی، وہ  
بنیادی طور پہ ایک ایگزیکٹو آرڈر کے تحت آئی تھی اور اس کے متعلق وہ رپورٹ جو ہے، وہ آج کابینہ میں بھی  
Submit ہوئی ہے اور اس کے مطابق فیصلہ کیا گیا ہے، ان شاء اللہ وہ جیسے ہی، اس کے متعلق ایک کال  
اٹینشن نوٹس بھی آیا ہوا ہے اس ہاؤس میں اور اس کا باقاعدہ I hope کہ جب، مجھے نہیں پتہ کہ اس کو  
Takeup کریں گے؟ تو Concerned Chairman of the Committee, he will  
come and address the issue اور وہ ان کو اس کے متعلق جواب دے دیں گے۔ جہاں تک مسئلہ  
ہے کہ اس کی جو Findings ہیں تو وہ سب چیزیں جو بھی اس میں Lacunas تھے، جو  
Shortcomings تھیں، جو جس حد تک Responsible تھے، وہ تمام چیزیں اس میں پوائنٹ آؤٹ  
ہوئی ہیں اور ان شاء اللہ گورنمنٹ اس کے تدارک کیلئے جو بھی آگے ایشن ہے، اس کو لے گی اور کابینہ میں  
آج Detailed discussion ہوئی ہے اس پہ۔

محترمہ قائم مقام سپیکر: تھینک یو، انیسہ بی بی۔ عنایت شاہ!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ، میڈم سپیکر۔ سردار  
حسین بابک صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں Different issues کو Touch کیا ہے تو میرا خیال ہے  
کہ مناسب تو یہ ہوتا کہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے مطابق وہ ایک ایک ایشو کو لیکر اس کے اوپر ایڈ جرنمنٹ  
موشن یا کال اٹینشن نوٹس لے آتے اور اس ہر ایشو کے اوپر وہ پھر 'کنسرنڈ' منسٹر یا حکومت تیار کر کے آتی،

میرا اب بھی خیال ہے کہ میں تقریر میں کوشش کروں گا کہ جو انہوں نے پوائنٹس Raise کئے ہیں، اس کے اوپر میں Respond کروں اور میرے بعد جناب عاطف خان بھی Respond کریں گے لیکن اسمبلی کا جو طریقہ کار ہے اور پریسیجر ہے اور جو 'پراپر' ایجنڈا ہے، وہ ختم ہو چکا ہے اور پوائنٹ آف آرڈر یہ جب کسی رولز کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو وہ آپ پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں، بہر حال چونکہ اسمبلی کے ریکارڈ کے اوپر ان کی سپیچ آگئی ہے، انہوں نے کچھ نکات سامنے رکھے ہیں تو میں کوشش کروں گا، I will touch some of them and leave the rest to Mr. Atif خیر بینک کا تعلق ہے تو میڈم نے، She replied to the one portion، تو میں Categorically کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت اسلامی Is in this coalition government اور جماعت اسلامی کا فنانس منسٹر ہو تو خیر بینک کو کوئی بھی پرائیویٹائز نہیں کر سکتا ہے (تالیاں) اور خیر بینک پرائیویٹائز ہو گا تو We will resist that, we will quit the government، خیر بینک کو پرائیویٹائز کرنے کی اور کسی نے اس کو خریدنے کی اگر کوشش کی۔ جہاں تک رپورٹ کا تعلق ہے، وہ میڈم نے اس کا جواب دے دیا ہے، سکندر خان اس کمیٹی کا چیئرمین ہے And it is better that Sikandar Khan respond to that point۔ دوسری بات کی ہے، بلین 'ٹری' سونامی کے حوالے سے، اخبار کے اندر نکتہ اٹھا تھا، میرے خیال میں اس کو یاد ہو گا، آنریبل ممبر کو یاد ہو گا کہ وہ نکتہ Basically ٹریڈری بننے کے ایک ممبر نے اٹھایا تھا اور 'دی نیوز' کے اس Write-up کا حوالہ دیا تھا اور اس پہ Already اسمبلی کے اندر وہ ریفر ہو چکا ہے اور ایک سلیکٹ کمیٹی جو ہے وہ بن چکی ہے اور میرے خیال میں وہ Proceedings بہتر ہے کہ وہاں Thrash out ہو اور ایوان نے وہ پوائنٹ Accept کیا تھا اور اس کے بعد وہ اسمبلی کی کمیٹی کے اندر ہے، تو میرے خیال میں اس کو اس کا انتظار کرنا چاہیے۔ جہاں تک ضیاء اللہ آفریدی کا تعلق ہے تو ضیاء اللہ آفریدی کو اس ہاؤس کے اندر ایک مرتبہ پورا موقع دیا گیا اور انہوں نے پورا اپنا مؤقف بیان کیا اور پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا لیکن اگر آپ کے قواعد اور ضوابط Allow کرتے ہیں اور ان کے پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے میڈم سپیکر! آپ کوئی آرڈر دینا چاہتی ہیں تو یہ This is your job ہے، یہ آپ کا کام ہے، آپ کی اس کرسی کا کام ہے اور آپ رولز کو اور

اپنے لیگل ایکسپرٹس کو اور اپنی ٹیم کو کنسلٹ کر کے If you want to produce him in the House کہ Again وہ تقریر کریں اور دوبارہ وہ بات کریں تو حکومت آپ کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنی گی۔ تیسری بات جو انہوں نے کی، وہ بجٹ کے حوالے سے کی اور لوکل گورنمنٹ کے ملازمین کے حوالے سے کی، لوکل گورنمنٹ کے جو لوگ ہیں، وہ احتجاج کے اوپر ہیں، اس وقت حکومت کا جو شارٹ فال آرہا ہے، وہ شارٹ فال اس حکومت کے اپنے ریونیو کا نہیں آرہا ہے، یہ بات میں کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ جو بہت بڑا شارٹ فال آرہا ہے That is not because of the Provincial Government، اس کی وجہ یہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کے لیول پہ ٹیکسز کی کلکیشن میں کمی ہوئی ہے اور جو انہوں نے پروجیکشنز کئے تھے پر اونشل گورنمنٹ کیلئے کہ اتنے آپ کو ٹیکسز کی مد میں ملیں گے، Straight transfers کی مد میں اتنے آپ کو ملیں گے، ان سب ہیڈز کے اندر فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے کمی آرہی ہے اور ایک بہت بڑا ہیڈ جو ان کے ذمے ہمارا 77 بلین جو کہ انہوں نے ہمارے ساتھ لکھ کے مان لئے ہیں اور جس میں ہم نے 54 ارب Show کئے تھے، اس ہیڈ کے اندر ہمیں ابھی تک تو پیسہ ایک بھی ریلیز نہیں ہوا ہے لیکن اب انہوں نے 25 ارب Commit کئے ہیں کہ جون سے پہلے پہلے وہ 25 ارب ریلیز کریں گے، اسلئے جو شارٹ فال آرہا ہے، وہ شارٹ فال پر اونشل گورنمنٹ کے Behalf پہ نہیں آرہا ہے، اس کا ہم نے تجزیہ کیا ہے، وہ فیڈرل گورنمنٹ کے لیول پہ ٹیکسز کی کلکیشن میں اور Different heads کے اندر کمی آئی ہے اور اس لیول پہ پر اونشل گورنمنٹ کو وہ پیسے نہیں آرہے ہیں۔ ان کو پتہ ہے کہ جو صوبائی حکومتیں ہیں، وہ 80 فیصد، 90 فیصد جو ہے وہ فیڈرل ٹرانسفر کے اوپر Depend کرتی ہیں اور کوئی 10، 12 فیصد ہمارے اپنے ریونیوز ہوتے ہیں، ان فیڈرل ٹرانسفر کے اندر بڑے پیمانے پر کمی آرہی ہے اور وہ ہمیں جو Projected revenues تھے، وہ نہیں مل رہے ہیں، اس وجہ سے اس کا Impact ہر سیکٹر کے اوپر پڑ رہا ہے لیکن اس کے باوجود I have written a letter to the Chief Minister and I have requested him to convene a meeting on it ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے اوپر کوئی کٹ نہ لگائیں، یہ میں نے اپنی طرف سے Propose کیا ہے، ابھی تک لوکل گورنمنٹ کے اوپر کوئی کٹ نہیں لگایا گیا ہے، حکومت جو فیڈرل گورنمنٹ سے فنڈز آرہے ہیں، اس

کو دیکھ رہی ہے اور اس کا انتظار کر رہی ہے، 30<sup>th</sup> June تک سارے ٹرانسفر ہوں گے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس دوران اگر ان کی ہمارے ساتھ جو Commitments ہیں، وہ پوری کرتے ہیں، ہمیں پورے پیسے ملتے ہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کوشش کریں گے کہ کم از کم لوکل گورنمنٹ کے اوپر ہم کوئی کٹ نہ لگائیں لیکن ایک بات Acknowledge کرنی چاہیے کہ لوکل گورنمنٹ کمپلیٹ ہوئی ہے نومبر کے دوران، اکتوبر تک کمپلیٹ ہوئی ہے لیکن دسمبر جنوری تک 50 percent of their fund have been already transferred، 30 بلین میں سے 15 بلین Already transfer ہو چکا ہے اور جو بلج کو نسلز ہیں، ان کے 13 بلین میں 9 بلین Already ان کے پاس جا چکا ہے۔ وہ ایک احتجاج کر رہے ہیں، ان کے مسائل ہیں، ٹرانزیشن پیریڈ میں پرابلمز ہوتے ہیں، سیلری کا مسئلہ ہم نے حل کر دیا، سیکرٹری کا مسئلہ ہم نے حل کر دیا، یہ جمہوری نظام ہے اور جمہوری نظام کے اندر ٹیچرز بھی مطالبے کریں گے، اساتذہ بھی اور لوکل گورنمنٹ کے ایمپلائز بھی کریں گے، لوکل گورنمنٹ کے Elected لوگ بھی کریں گے۔ جہاں تک پراونشل مینجمنٹ سروس کے لوگوں کا تعلق ہے، پراونشل سروس کا تعلق ہے، یہ مسئلہ پورے پاکستان کے اندر چل رہا ہے، اس پے چاروں صوبوں کے اندر لوگ جا چکے ہیں لیکن ہماری حکومت نے اس کیلئے ایک کمیٹی بنائی ہے، سکندر خان کی قیادت میں کل کمیٹی بنی ہے۔ And they are in touch with the Provincial Management Service people and we hope کہ جو ہمارے لیول کے اوپر صوبائی حکومت کے لیول پہ ان کے پرابلمز ہیں، ان کو ایڈریس کیا جائے گا۔ I have tried to cover maximum of the points لیکن بہر حال اگر کچھ رہتے ہیں تو Atif is around, he will respond to the rest of the points.

محترمہ قائم مقام سپیکر: تھینک یو۔ عاطف خان!

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): جی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میڈم سپیکر! Specific اگر کوئی بات ہوتی تو وہ تو اس کا Response آسان ہوتا ہے، بڑی Generalized قسم کی گفتگو ہوتی ہے لیکن بہر حال میڈم سپیکر! یہ انہوں نے جس طرح بجٹ کی بات کی کہ جی تنخواہوں کے پیسے نہیں ہیں، اس کے پیسے نہیں ہیں، ایک تو نمبر ون یہاں پہ جتنے ممبران صاحبان ہیں، ان کو بھی کلیئر ہو کہ



ٹوٹل ہمارے صوبے کا جو بجٹ ہوتا ہے تقریباً ریونیوز کا، اس میں سے 90 percent dependency ہوتی ہے۔۔۔۔۔

محترمہ قائم مقام سپیکر: نگہت بی بی! پلیز منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی، 90 percent dependency ہوتی ہے فیڈرل گورنمنٹ کے ریونیو پہ، 90 پر سنٹ فیڈرل گورنمنٹ سے آتی ہے، تقریباً 10 پر سنٹ یہ دو تین پر سنٹ اوپر نیچے ہوتا رہتا ہے، تو Obviously جب وہاں سے پیسے کم آتے ہیں تو یہاں صوبوں میں پیسوں کا مسئلہ بنتا ہے۔ ہمارے صرف سات آٹھ پر سنٹ، دس پر سنٹ کے قریب ہوتے ہیں تو فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ایک تو یہ Oil prices جب کم ہوئیں تو اس وقت جتنی بھی صوبے کی پروڈکشن ہے آئل کی، اس میں سے 50 پر سنٹ ہمارے صوبے کی ہے لیکن جب اس کی Prices بہت کم ہوئیں تو اس کی وجہ سے ہمارا جو ریونیو بنتا ہے یا رائلٹی جو ہماری بنتی ہے، اس میں کئی ارب روپے ہمیں اس میں سے کم ملے، Internationally prices کم ہوئیں۔ اس کے بعد پھر دوسرے نمبر پہ زلزلہ آیا، فلڈز آئے، Unprecedented تھے، اس میں ہمیں مطلب کوئی وہ نہیں کر سکتا تھا پہلے سے، اس میں پیسے دیئے گئے اور پھر جس طرح بتایا گیا کہ کافی حد تک فیڈرل گورنمنٹ سے ہمیں پیسے کم ملے، اس کی وجہ سے کچھ پرابلمز ہیں، آپ کو بھی پتہ ہے، سب ایوان کو بھی پتہ ہے اور میڈیا کو بھی پتہ ہے۔ پھر اس کے بعد جو سرکاری افسران کی سٹرائیک کی بات ہے تو کچھ ان کے ایسے مسئلے ہیں جو آج کے نہیں ہیں، پانچ سال، دس سال، بیس سال کے پرانے مسئلے ان کے آرہے ہیں، کچھ ایسے مسئلے ہیں جو ان کے دو تین چار سال سے Build up ہو گئے ہیں۔ ہماری ان سے کل ملاقات ہوئی، چار منسٹرز ہم گئے اور ان سے تقریباً دو تین گھنٹے ہم بیٹھے رہے، سارے مسئلے ہم نے ان سے سمجھے، پھر رات کو ہماری چیف منسٹر صاحب سے بات ہوئی، ابھی دو بجے ہماری چیف منسٹر سے اور چیف سیکرٹری سے بات ہوئی اور Monday کا ٹائم ہم نے ان سے رکھا ہے اور وہ مسئلہ ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ Monday تک وہ مسئلہ حل ہو جائے گا، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے، نہ حل ہونے والی نہیں ہے، کچھ مسئلے مسائل ہیں۔ پھر اس کے بعد جو بابت صاحب نے بات اٹھائی کہ جی یہ بھی خراب ہے، وہ بھی خراب ہے، یہ بھی تباہ ہو گیا، وہ بھی تباہ ہو گیا، دیکھیں جب تک ایک کام ہوا نہیں ہے، ہم تو یہ نہیں کہہ سکتے،

اب یہ کہہ رہے ہیں کہ جی خیبر بینک کو بیچا جا رہا ہے اور یہ بھی ان کو پتہ ہے کہ کس کو بیچا جا رہا ہے، کراچی وال کو بیچا جا رہا ہے، نہ خیبر بینک کو بیچا جا رہا ہے، نہ کراچی وال کو بیچا جا رہا ہے، یہ میں کلیئر کٹ آپ کو بات بتا دیتا ہوں، اب یہ اگر خواہ مخواہ کچھ کہنا چاہتے ہیں، ایک کام ہوا نہیں ہے اور آپ کہہ رہے ہیں، نہ اس کی کوئی پالیسی میں بات آئی ہے، نہ کوئی اس طرح کی Proposal بنی ہے، اگر کوئی چیز Documentation میں ہے تو یہ مجھے ثابت کر دیں لیکن کوئی ایسی بات نہیں ہے، نہ خیبر بینک کو بیچنے کی، نہ کسی کو دینے کی۔ اس کے بعد جی! کہ جی کرپشن ہو رہی ہے، تو کرپشن تو Obviously میں تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ 100 پرسنٹ ختم ہوئی ہے لیکن اتنا میں ضرور کہہ سکتا ہوں کہ ایک تو کاغذی بات ہوتی ہے ناکہ میں کچھ کہوں، کوئی کچھ کہے لیکن ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کی، آپ کے پاس اگر اس وقت اس پہ موجود ہو گوگل، آپ اس میں لکھیں کہ The most corrupt صوبہ آف خیبر پختونخوا 2012، ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کی رپورٹ آپ کو آئے گی کہ ”Khyber Pakhtunkhwa is the most corrupt Province of Pakistan“، یہ میں نہیں کہہ رہا، یہ ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کہہ رہا ہے، (تالیاں) ابھی آپ گوگل میں جا کے دیکھ لیں۔ پھر اس کے بعد FAFEN کی رپورٹ آتی ہے، وہ بھی میں نے تو نہیں بنائی، FAFEN کی رپورٹ میں نے تو نہیں بنائی، نہ تحریک انصاف نے بنائی ہے، اس میں کہا ہے کہ جو گورننس ہے، سب سے بہتر گورننس اس وقت سارے صوبوں میں خیبر پختونخوا کی ہے۔ (تالیاں) پھر اس کے بعد جو PILDAT کی رپورٹ آئی ہے، اس سے پہلے آئی ہے، اس نے کہا ہے کہ کچھ چیزوں میں ہم پنجاب سے بھی بہتر ہیں، کچھ میں ہم پنجاب کے برابر آئے ہیں، یہ تحریک انصاف نہیں کہہ رہی، نہ حکومت کہہ رہی ہے، ان کی Independent رپورٹ ہے۔ بہر حال اس کے علاوہ چلیں یہ کاغذی باتیں چھوڑیں، میرے ساتھ مردان چلے جائیں، وہاں کسی سے پوچھیں کہ پہلے کس کو ایزی لوڈ ہوتا تھا، آج کس کو ایزی لوڈ ہوتا ہے؟ (تالیاں) یہ پورے صوبے میں پوچھیں کہ جی ایس ایم ایس کس کو ہوتا تھا؟ یہ تو خیالات کا اظہار کر رہے ہیں ناکہ جی ہو سکتا ہے کرپشن ہو رہی ہو اور ہمیں پتہ نہیں ہے، مجھے یہ بتائیں کہ معصوم شاہ صاحب نے کس چیز کی کرپشن ساڑھے پچیس کروڑ کی، انہوں نے بولا ہے کہ جی میں نے کی ہے، (تالیاں) تو اس نے کرپشن کی ہے تو اس نے مانا ہے نا، وہ کیا چیز تھی؟ ایک تو خیالی باتیں ہوتی ہیں نا، یہ تو میں آپ کو

ڈاکیومنٹس کی بات بتا رہا ہوں، زبانی باتیں نہیں بتا رہا۔ پھر اس کے بعد یہاں پشاور میں کہیں چلے جائیں، کسی سے آپ صدر میں پوچھ لیں، کسی بازار میں پوچھ لیں کہ جی اس صوبے میں کرپشن پہلے زیادہ تھی یا ابھی زیادہ ہے؟ دس لوگوں سے پوچھ لیں، آپ کو صاف جواب مل جائے گا، میں کچھ نہیں کہتا، آپ جا کر عوام سے پوچھ لیجئے گا۔ پھر اس کے بعد میں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر Generalized باتیں ہوں تو یہ تو Generalized باتیں تو بہت زیادہ ہوتی ہیں کہ جی یہ ہو گیا، وہ بینک بچا جا رہا ہے، تو یہ لٹ گیا وہ لٹ گیا، Specific بات بتائیں جس طرح میں نے کہا ہے اور اگر باقی صرف ڈی بیٹ ہی کرنی ہے تو ڈی بیٹ یہ بھی کرتے رہے ہیں، ڈی بیٹ ہم بھی کرتے رہیں گے لیکن اس سے بنے گا کچھ نہیں، Specific باتیں اگر ہوں، اپنی طرف سے پوری کوشش ہو رہی ہے، چاہے وہ جس سیکٹر میں بھی ہو، میں یہ بالکل کبھی Claim نہیں کرتا کہ سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے، میں نے یہ کبھی Claim نہیں کیا لیکن کم از کم کچھ اداروں میں تھوڑی اور کسی میں زیادہ، کم از کم نیت اس کیلئے ٹھیک ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ بہتری ضرور آئے گی، جب یہ پانچ سال پورے ہوں گے اور میری ان سے ریکویسٹ ہے، ان کا کوئی احسان نہیں ہے ہمارے اوپر کہ یہ ہمیں حکومت کرنے دے رہے ہیں، عوام نے ہمیں ووٹ دیا ہے، یہ گزارہ کریں گے پانچ سال تک ان شاء اللہ۔ (تالیاں) اور اس کے بعد بھی اللہ کرے گا، عوام نچ ہوں گے، اگر ہم نے اچھا کام کیا تو وہ ہمیں ووٹ دیں گے اور اگر ہم نے اچھا کام نہ کیا تو وہ ان کو ووٹ دیں، جن کی مرضی ہے ان کو ووٹ دیں، یہ عوام کا کام ہے، یہ کسی اور کا کام نہیں ہے۔ بہت شکریہ جی۔

(تالیاں)

Madam Acting Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm of Monday, 23<sup>rd</sup> May.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 23 مئی 2016ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)